درود تاج

کا مصنف کون؟

فقیر خلیل احمد رانا

دُرودتاج کا مصنف کون ہے ؟

ترتیب۔فقیرخلیل احمد رانا

مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی (متوفی ۱۹۸۲ء، کراچی) کی کتاب ''ادعیہ پر تحقیقی نظر'' مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء کے صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے۔

'' میں ابھی تک اس دُرود تاج کے اصلی مصنف کا نام معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا، غالباً نام مخفی رکھنے میں مصلحت ہوگی تا کہ خوش عقیدہ لوگوں میں آسانی سے مقبول ہوکر رائج ہوجائے''۔

علامہ سیّد احمد سعید کاظمی امروہوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۹۸۶ء) اس کے جواب میں فرماتے ہیں :

'' کیسی عجیب بات ہے کہ کسی مؤلف کا نام معلوم نہ ہوسکے تو یہ سمجھ لیا جائے کہ اپنی تالیف کو عوام میں مقبول بنانے کے لئے مؤلف نے اپنا نام مخفی رکھا ہے، دُرود تاج تو چند سطور پر مشتمل ہے، فنون عربیہ میں کئی ایسی کتابیں مروّج و مقبول ہیں، مثلاً میزان الصرف، شرح مأ تہ عامل، پنج گنج وغیرہ جن کے مؤلفین کے نام آج تک متعین ہوکر عام طور پر سب اہل علم کو معلوم نہ ہوسکے، تو کیا بقول پھلواروی صاحب یہی کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے خوش عقیدہ عوام میں اپنی تالیفات کو مقبول و مروّج کرنے کے لئے اپنے ناموں کو مخفی رکھا؟ ذرا سوچئے ! یہ کیسی مضحکہ خیز بات ہے۔

(دُرودتاج پراعتراضات کے جوابات،مطبوعہ کاظمی پبلشرز ملتان ۱۹۸۶ء،ص ۴۴)

ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ شاہ سلیمان پھلواری علیہ الرحمہ (متوفی ۱۹۳۵ء) نے اپنی کتاب درود وسلام میں لکھا کہ یہ دُرود امام ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۵۶ھ) کا ہے۔

(مولانا محمد سعید شبلی فیروز پوری علیہ الرحمہ (ولادت ۱۸۹۶ء۔وفات ۱۹۸۲ء،ساہیوال) کتاب ”احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام“ ،مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۳۹۵ھ،ص ۳۶)

حالانکہ امام ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمہ کی حیات وتعلیمات پر کسی کتاب میں بھی دُرود تاج سے آپ کے تعلق کا ذکر نہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ”بعض نے مشہور کردیا ہے کہ دُرود تاج شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۹۲ھ) کا تصنیف کردہ ہے،لیکن اہل علم نے اس کی تردید کی ہے،چنانچہ مولانا محمد عباس قادری کے بقول ”یہ سچ ہے کہ دُرودتاج باکمال شاعرونثرنگار شیخ سعدی شیرازی رحمہ الباری کا تصنیف کردہ نہیں“۔

تیسرے قول کے مطابق برقی صفحات پر بعض نے دُرود تاج کو مولانا تاج الدین سنبھلی نقشبندی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۰۵۰ھ) کی کاوش بتایا لیکن دیگر کسی ذریعہ سے اس دعوٰی کی تصدیق نہیں ہوئی۔

دیوبندی فتاوٰی محمودیہ،مطبوعہ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی،جلد ۳،ص ۱۲۲ پر لکھا ہے کہ ”ابتداء معلوم نہیں کس نے ایجاد کیا ہے“۔

(عابد حسین شاہ پیرزادہ،عربی کتب دُرود کا تعارف،مطبوعہ ورلڈ ویو پبلشرز لاہور ۲۰۲۲ء،۳۱۸)

کئی سال پہلے صاحبزادہ محمد نعیم اللہ نوری کی کتاب ”اویس قرنی کے دیس میں“ فقیر کے مطالعہ میں آئی،اس کتاب میں صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں :

” وادئ احقاف (یمن) کے راستے میں گاؤں آتا ہے،جس کے قبرستان میں متعدد اولیائے کرام مدفون ہیں،صاحب دُرود تاج الشیخ ابوبکر بن سالم رحمۃ اللہ

علیہ کا مزار بھی یہیں ہے ، جن کا مقبول بارگاہ رسالت دُرود، بلاد اسلامیہ، بالخصوص یمن، ہندوستان اور پاکستان میں زبان زد خاص وعام ہے"۔

(اویس قرنی کے دیس میں، مطبوعہ فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور ضلع اوکاڑہ ۲۰۰۹ء، ص ۶۲)

یہ پڑھ کر شیخ ابوبکر بن سالم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کی جستجو ہوئی ، انٹرنیٹ پر ان کے حالات مل گئے۔

ویکی پیڈیا آزاد دائرۃ المعارف (انٹرنیٹ) میں الشیخ ابوبکر بن سالم السقاف رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف درج ذیل ہے :

نسب

" ان کا مکمل نام ابوبکر بن سالم بن عبداللہ السقاف صاحب عینات باعلوی ہے، جب کہ نسب اس طرح ہے ابوبکر بن سالم بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد مولیٰ الدولیہ بن علی بن علوی الغیور بن الفقیہ المقدم محمد بن علی بن محمد صاحب مرباط بن خالع قسم بن علوی بن محمد بن علوی بن عبیداللہ بن احمد المہاجر بن عیسیٰ بن محمد النقیب بن علی العریفی بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین السبط بن علی بن ابی طالب وعلی زوج فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم"۔

ولادت

آپ ۱۳ / جمادی الاوّل ۹۱۹ھ بمطابق ۱۵۱۳ء حضر موت کے شہر تریم میں پیدا ہوئے، سادات باعلویہ کے کتنے ہی ائمہ نے آپ کی ولادت سے قبل آپ کی آمد کی بشارت دی ، جن میں سے ایک سیدنا امام حبیب ابوبکر العیدروس صاحبِ العدن بھی ہیں۔

تعلیم وتربیت

آپ کے والد شیخ سالم اپنے فرزند شیخ ابوبکر کو شیخ شہاب الدین احمد بن عبدالرحمٰن کے

پاس لے گئے، جو شہر تریم کے اکابر بزرگانِ دین میں سے تھے، شیخ کے پاس پہنچ کر اپنے فرزند کی حفظ قرآن اور قوت حافظہ سے متعلق دشواریوں کا ذکر کیا، تو شیخ نے فرمایا کہ اس پر زیادہ بوجھ نہ ڈالو اور اس کے حال پر چھوڑ دو، وہ خود ہی اپنے آپ کو اس کے لئے وقف کرے گا اور اس کے معاملات بہت اعلیٰ ہوں گے، شیخ شہاب الدین کا کہنا ہی تھا کہ شیخ ابو بکر نے خود کو قرآن کے لئے وقف کر دیا، اور صرف چار ماہ میں قرآن مجید کے حفظ سے فارغ ہوئے، بعد ازاں علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے لئے بڑھے، اور فنون و عقلیہ و نقلیہ میں مہارت حاصل کر لی اور ان علوم کے محقق کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔

علمی شغف

شیخ ابو بکر بن سالم نے امام نووی (شارح صحیح مسلم) کی کتاب ''المنہاج'' کو تین مرتبہ اور امام غزالی کی کتاب ''احیاء العلوم'' کو چالیس مرتبہ اساتذۂ کرام کے پاس مکمل پڑھا اور اجازت حاصل کی۔

اساتذہ کرام

آپ نے کثیر علماء سے استفادۂ علمی کیا جن میں حبیب عمر بن محمد باشیبان، شیخ شہاب الدین احمد بن عبدالرحمٰن السکران، شیخ احمد بن علوی باجحدب، شیخ عبداللہ بن محمد باقشیر، فقیہ و صوفی شیخ عمر بن عبداللہ بامخرمۃ، شیخ محمد بن محمد البکری اور شیخ معروف بن عبداللہ باجمال مشہور ترین ہیں۔

اسفار و سکونت

اوائل عمر میں شیخ ابو بکر بن سالم نے اپنی زندگی شہر تریم کے جنوب میں واقع ''اللسک'' نامی گاؤں میں بسر کی، اور ہر رات کئی میل پیادہ چل کر شہر تریم آ کر آباؤ و اجداد کے مزارات کی زیارت کرتے اور مساجد میں نمازیں پڑھتے، آپ مساجد میں وضوء کے لئے پانی

بھرتے اور جانوروں کی سیرابی کے لئے حوض میں پانی رکھ کر فجر سے پہلے اپنے گاؤں واپس لوٹتے تھے، جوانی کی عمر میں شہر تریم واپس آئے، لیکن چند سال کے قیام کے بعد جب کہ عمر ابھی ستائیس سال ہی تھی کہ آپ نے '' عینات '' نامی قریہ کو اپنا مسکن بنانے کا فیصلہ کیا، جہاں آپ نے تبلیغ دین، علوم شریعت کی تعلیم اور دعوت الی اللہ جیسے فرائض انجام دیئے، آپ نے عینات میں ایک مسجد اور ایک گھر تعمیر کرایا، جہاں سے آپ نے لوگوں کو تمام علوم سکھائے اور قوم کی روحانی صدارت و قیادت اور رشد و ہدایت کے امور کو انجام دیا۔

سیرت و خصائص

شیخ ابو بکر بہت ہی سخی اور رحم دل انسان تھے، آپ اپنے مشہور مطبخ کی نگرانی خود ہی فرمایا کرتے تھے، اور اپنے ہاتھوں سے غرباء و مسکین میں تقسیم فرمایا کرتے تھے، اس کے علاوہ لاتعداد مہمانوں کا کھانا الگ سے تیار کیا جاتا تھا، آپ سال کے سب سے گرم تین ماہ کے روزے رکھتے اور سخت مجاہدات کرتے اور عمر کے آخری پندرہ سال صرف دودھ اور قہوہ کے علاوہ کچھ اور غذا استعمال نہ فرمائی۔

تصنیفات

آپ متعدد کتب کے مصنف تھے، اس کے علاوہ آپ نے رسول اللہ ﷺ پر متعدد دُرود پاک بھی لکھے، جن میں مشہور '' دُرود تاج '' ہے، جو تمام عالم میں اور خصوصاً برصغیر میں بکثرت پڑھا جاتا ہے، علاوہ ازیں آپ کا بہترین دیوان ہے، جس میں عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے اشعار و قصائد، حقیقی محبت، علم اور حکمت سے لبریز کلام موجود ہے۔

تصانیف میں ''باب فتح المواهب و بغية مطلب والطالب'' ، ''معارج التوحيد''، ''معراج الارواح الى المنهج الوضاح''، '' مفتاح السرائرو کنز الذخائر '' وغیرہ مشہور ہیں۔

تلامذہ

آپ شاگردوں اور تلامذہ میں آپ کی اولادِ امجاد، امام احمد بن محمد الحبشی صاحب الشعب ، امام عبدالرحمٰن بن محمد الجفری صاحب تریس، امام عبدالرحمٰن البض صاحب الشحر ،سید یوسف بن عابد الحسنی المغربی ، علامہ محمد بن سراج الدین باجمال صاحب الغرفۃ ، امام جلال الدین المحلی صاحب تفسیر الجلالین، شیخ حبیب عبدالرحمٰن بن عقیل العطاس اور شیخ حسن بن احمد با شعیب وغیرہ جیسے عظیم ترین علمائے کاملین کی فہرست ملتی ہے۔

وفات

سیدنا ابوبکر بن سالم نے ۲۷/ذی الحجہ۹۹۲ھ بمطابق ۱۵۸۴ء کو وفات پائی ، تدفین عینات کے قبرستان میں عمل میں آئی۔

دُرود تاج کو جن شخصیات نے امام ابوبکر السقاف علوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف بتایا، ان کتابوں کے نام درج ذیل ہیں :

بدر السعادۃ، محمد بن سالم بن محسن بن سالم ابن شیخ ابی بکر بن سالم، مطبوعہ صنعاء ۱۴۰۴ھ، ص۴۵

خلاصۃ المدد النبوی ،عمر بن محمد بن سالم بن حفظ ابن الشیخ ابی بکر بن سالم، ص ۱۸۳

ربیع الاسرار ،مطبوعہ مکتبۃ تریم الحدیثۃ، حضرموت/تریم ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء، ص ۲۵۱، ۲۵۲

اغلی الجواھر المنتقیٰ من تراجم حاوی جمیع المفاخر ابی بکر بن سالم تاج الاکابر ،ص۱۱۷، ۱۱۸

الیکٹرونک نیٹ ورک ”Google“ پر” الصلاۃ التاجیۃ للشیخ ابو بکر بن

سالم ''عربی میں لکھ کر سرچ کریں تو دُرودتاج لاتعداد مقامات پر دستیاب ہے۔

پاک و ہنداور اسلامی دنیا کے دیگر علاقوں میں رائج دُرود تاج اور اہل یمن کے ہاں مروّج دُرودتاج کے متن کے الفاظ میں تھوڑا فرق ہے، پاک و ہند میں جو دُرودتاج پڑھا جاتا ہے اس میں القاب کا اضافہ ہے اور وہ خوب ہے، لیکن ''دافــع البــلاء'' کا جملہ یکساں شامل ہے۔

آئندہ صفحات پر امام ابوبکر السقاف رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں شامل دُرود تاج کے اصل حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

بدر السعادة

المتمم للحسنى وزيادة

للمتعرضين لنفحات الله وامداده المشتمل
على دعوات سيدنا الشيخ ابى بكر بن سالم
واولاده وذريته

تأليف

محمد بن سالم بن محسن بن سالم
ابن الشيخ أبي بكر بن سالم

طبع على نفقة مؤسسة المحضار للأدوية ـ صنعاء

انتهى ، قال فإن لم يتيسر السبعين على الكمال فعشرٌ ليلة الجمعة وعشرٌ يومها ، فالميسور لا يسقط بالمعسور ، وفضل مولانا واسع ، والحسنة بعشرة أمثالها ، إلى أضعاف كثيرة ، والله يتقبل والسلام ، ع ب هـ **وأجازني** بعض السَّادة العلويين ، من فرعه رضى الله عنه فى هٰذه الصَّلاة ، قال رأيت سيدنا الشيخ أبى بكر بن سالمٍ ، يعلمنى هٰذه الصَّلاة وهى **اللهُمَّ** صل صلاة دائمة على سيدنا محمد ، عدد كل ذرة ألف مرة !.

وله رضى الله عنه صلاة التاج ، تقرأ كل يوم سبع مرات ، ولقضاء الحاجة وهى هٰذه **اللهُمَّ** صل وسلم على سيدنا محمد صاحب التاج ، والمعراج ، والبراق والعلم ، دافع البلا ، والوبا ، والمرض ، والألم ، جسمه معطر ، مطهر منور ، من اسمه مكتوب مرفوع ، موضوع على اللوح والقلم ، شمس الضحى ، بدر الدجى ، نور الهدى ، مصباح الظلم ، أبى القاسم سيد الكونين ، وشفيع الثقلين ، أبى القاسم سيدنا محمد بن عبد الله سيد العرب ، والعجم ، بنى الحرمين ، محبوب عند رب المشرقين ، والمغربين ، ياأيها المشتاقون لنوره وجماله ، صلوا عليه وسلموا تسليما تمت !.

خلاصة المدد النبوي

من الأذكار و الأدعية المأثورة

جمع العلامة الحبيب

عمر بن محمد بن سالم بن حفيظ
ابن الشيخ أبي بكر بن سالم

❖ الصلاة التاجية لسيدنا الشيخ أبي بكر بن سالم:

اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّم * وبارِك وكرِّم * بقدْرِ عَظَمَةِ ذاتِكَ العليّة * في كلِّ وقتٍ وحينٍ أبدا * عدد ما علمتَ وزنةَ ماعلمتَ و مِلءَ ما علمت * على سيدنا ومولانا محمد * وعلى آل سيدنا ومولانا محمد * صاحب التاجِ، والمعراج، والبُراق، والعَلَم * ودافعِ البلاءِ والوباءِ والمرضِ والألم* جسمهُ مطهّرٌ معطّرٌ منوّر * مَن اسمهُ مكتوبٌ مرفوعٌ موضوعٌ على اللوحِ والقَلَم * شمس الضحى، بدر الدجى، نورِ الهدى، مصباح الظُّلَم * أبي القاسم سيّد الكونين وشفيع الثَّقَلَين * أبي القاسم سيدنا محمد بن عبدالله سيد العَرَبِ والعَجَم * نبيِّ الحرَمين، محبوبٍ عند ربّ المشرقين والمغربَين *

يا أيّها المُشتاقونَ لنور جماله صلّوا عليه وسَلّموا تسليما.

* **اللَّهُمَّ** صلّ وسلِّم بجميع الصلوات كلّها **عدد ما في علم اللّه، على سيدنا محمد وآلهِ ومَن والاه، في كلّ لحظة أبدا بكلّ لسانٍ لأهل المعرفة** بالله (ثلاثاً) عَدَدَ خَلْقِكَ، وَرِضَى نَفْسِك، وَزِنَةَ عَرْشِك، ومِدَادَ كَلِمَاتِك.

* **اللَّهُمَّ** صل وسلم على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد والأصحاب ، صلاة وسلاماً ترفعُ بهما بيني وبينه الحجاب ، وتُدخِلُني بهما عليه من أوسع باب، وتسقيني بهما بيده الشريفة أعذب الكؤوس من أحلى شراب (ثلاثا)، عَدَدَ خَلْقِكَ، وَرِضَى نَفْسِك، وَزِنَةَ عَرْشِك، ومِدَادَ كَلِمَاتِك.

رَبِيعُ الأَسْرَارِ

في دَعَوَاتِ وَتَحْصِينَاتِ النَّبِيِّ المُخْتَارِ ﷺ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ الأَخْيَارِ

جمعُ وترتيبُ

قسمِ التحقيقِ العلمي بدارِ الأصول

طبعةٌ منقحةٌ ومَزيدةٌ ومصحَّحةٌ

دَارُ الأُصُول

للدراسات والتحقيق وخدمة التراث

٥) صَلَوَاتُ اللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِم السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتِهِ(١) .

٦) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ رُوْحُهُ مِحْرَابُ الأَرْوَاحِ وَالمَلَائِكَةِ وَالكَوْن ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ هُوَ إِمَامُ الأَنْبِيَاء وَالمُرْسَلِيْن ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ هُوَ إِمَامُ أَهْلِ الجَنَّةِ عبادِ اللهِ المُؤْمِنِيْن(٢) .

٧) **الصلاة التاجية:** اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ ، وَبَارِكْ وَكَرِّمْ ، بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِكَ العَلِيَّةِ ، فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِيْنٍ أَبْدًا ، عَدَدَ مَا عَلِمْتَ ، وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ ، وَمِلْأَ مَا عَلِمْتَ ، عَلَى سَيِّدِنا ومولانا مُحَمَّد ، وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا مُحَمَّدٍ ، صَاحِبِ التَّاجِ وَالمِعْرَاجِ وَالبُرَاقِ وَالعَلَم ، وَدَافِعِ البَلَاءِ وَالوَبَاءِ وَالمَرَضِ وَالأَلَمِ ، جِسْمُهُ مُطَهَّرٌ مُعَطَّرٌ مُنَوَّرٌ ، مَنِ اسْمُهُ

---

(١) هذه الصيغة لسيدنا علي كرم الله وجهه .

(٢) هذه الصيغة لسيدتنا فاطمة الزهراء رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

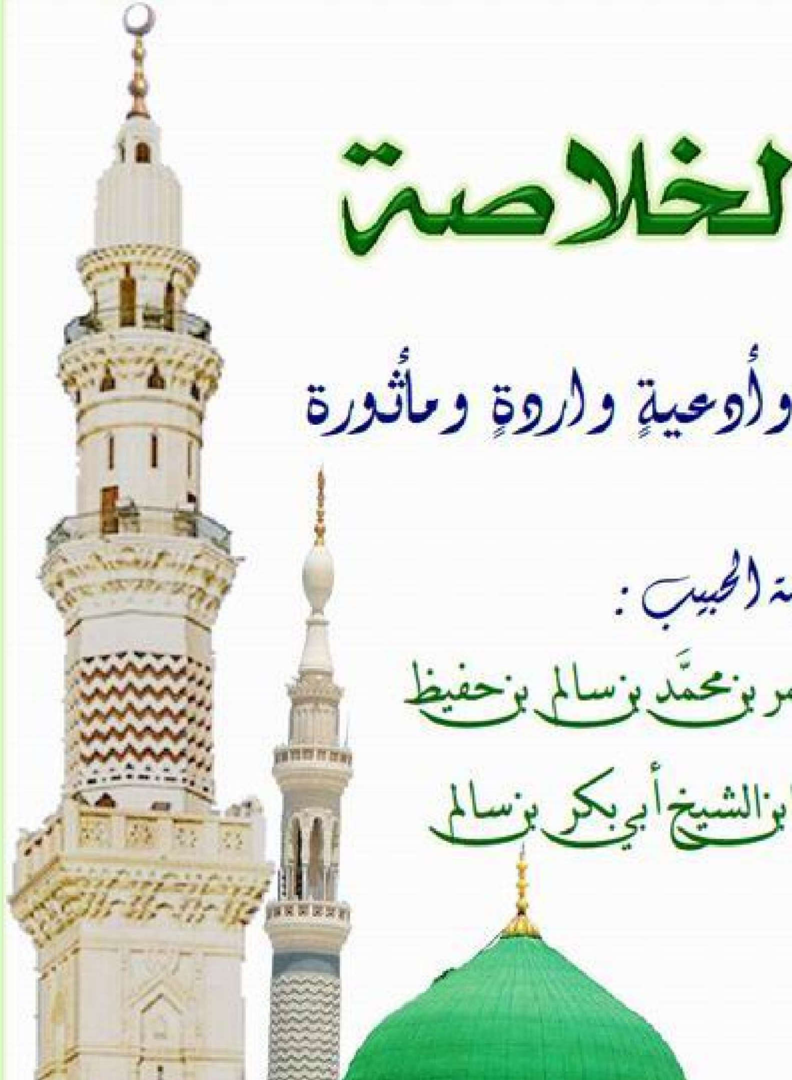
مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَوْضُوعٌ عَلَى اللَّوْحِ وَالقَلَمِ ، شَمْسِ الضُّحَى بَدْرِ الدُّجَى نُوْرِ الْهُدَى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ، أَبِي القَاسِمِ سَيِّدِ الكَوْنَيْنِ وَشَفِيعِ الثَّقَلَيْنِ ، أَبِي القَاسِمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ سِيِّدِ العَرَبِ وَالعَجَمِ ، نَبِيِّ الحَرَمَيْنِ مَحْبُوْبِ عِنْدِ رَبِّ المَشْرِقَيْنِ وَالمَغْرِبَيْنِ ، يَا أَيُّهَا المُشْتَاقُوْنَ لِنُوْرِ جَمَالِهِ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً[(١)] .

٨) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم بِجَمِيْعِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ الله ، عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَمَنْ وَالَاهُ، فِي كُلِّ لَحْظَةٍ أَبَداً بِكُلِّ لِسَانٍ لِأَهْلِ المَعْرِفَةِ بِالله (ثَلَاثاً)[(٢)] تَمَامُهَا : فِيْ كُلِّ لَحْظَةٍ أَبَداً عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَاءَ نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ.

---

(١) هذه الصيغة لِلشَّيْخِ أَبِي بَكْرِ بنْ سَالِمٍ .

(٢) هذه الصيغة والتي بعدها للحبيب محمد الهدار.



الخلاصة

في أوراد وأدعيةٍ واردةٍ ومأثورة

جمع العلامة الحبيب :
عمر بن محمَّد بن سالم بن حفيظ
ابن الشيخ أبي بكر بن سالم

هذه النسخة من الخلاصة فيها سهولة التنقل من الفهرس إلى العنوان المطلوب ، و أيضاً يمكن التنقل بسرعة من الأذكار إلى بعض الأذكار المتقدمة و استكمالها بالضغط في اخر الذكر دخل المستطيل الاسود

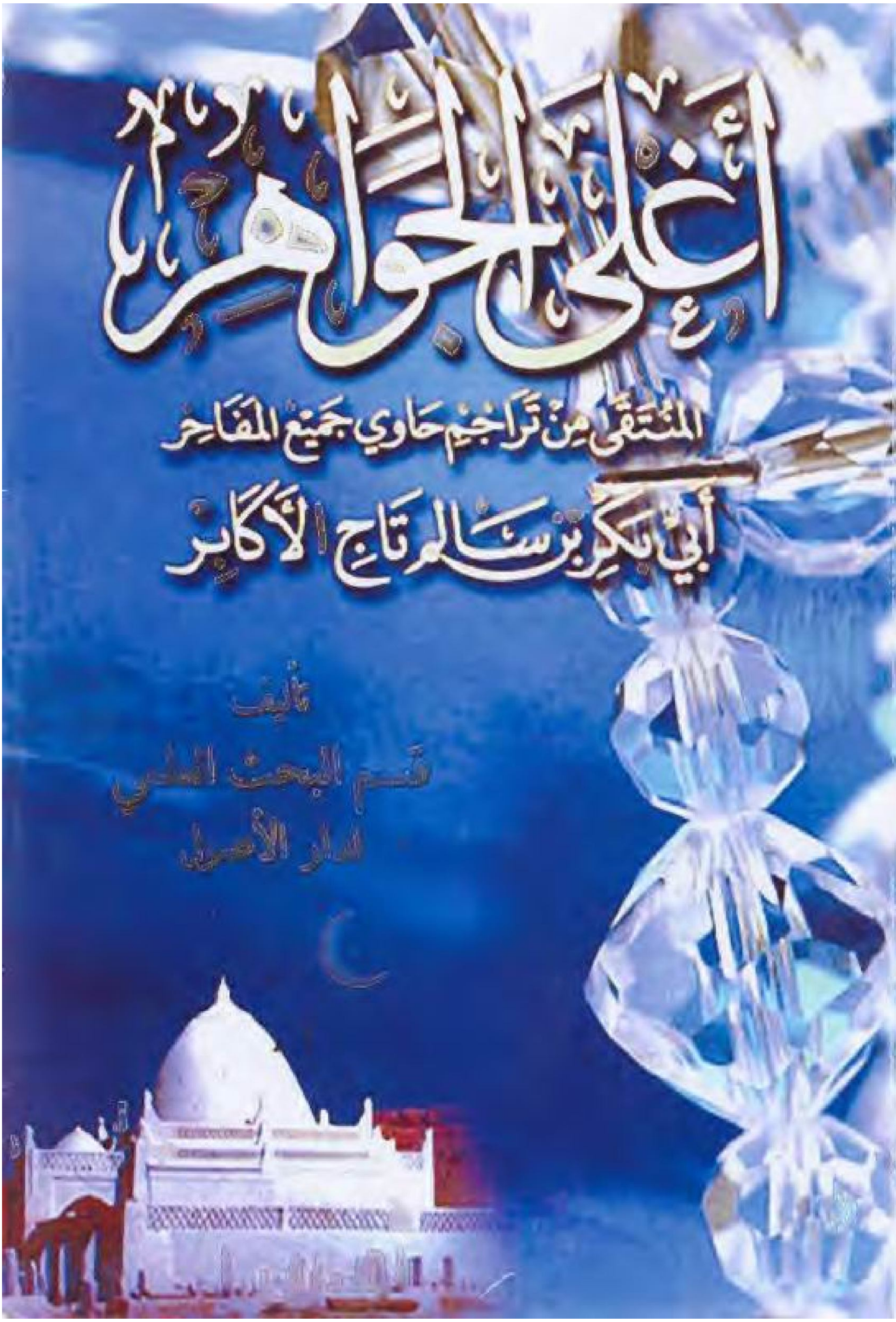
الصَّلاة التاجيَّة لسيدنا الشَّيخ أبي بكر بن سالم

اللهمَّ صلِّ وسلِّمْ* وبارِك وكَرِّمْ* بقَدْرِ عظَمَةِ ذاتِكَ العليَّه * في كُلِّ وقتٍ وحينٍ أبداً* عددَ ما علمتَ وزِنةَ ما علمتَ و مِلءَ ما علمت* على سيِّدنا ومولانا محمَّد* وعلى آلِ سيِّدنا ومولانا محمَّد* صاحبِ التَّاج * والمعراج * والبُراق * والعَلَم* ودافعِ البلاء * والوَباء * والمرضِ والألَم* جسمُهُ مُطَهَّرٌ مُعطَّرٌ مُنَوَّر* مَن اسمُهُ مَكتُوبٌ مَرفوعٌ موضوعٌ على اللَّوحِ والقلَم* شمسِ الضُّحى * بَدْرِ الدُّجى * نورِ الهدى * مِصباحِ الظُّلم* أبي القاسم سيِّدِ الكونين وشفيعِ الثقلين* أبي القاسم سيِّدِنا

محمَّدِ بنِ عبدالله سيِّدِ العربِ والعجم* نبيِّ الحَرَمين * محبوبٌ عندَ ربِّ المشرقَينِ والمغربين* يا أيُّها المشتاقونَ لنورِ جَمَالِهِ صلُّوا عليهِ وسلِّموا تسليمـًا.

اللهمَّ صلِّ وسلِّم بجميعِ الصلوات كلِّها عددَ ما في عِلمِ الله ، على سيِّدنا محمَّدٍ وآلِهِ ومَن والاه ، في كلِّ لحظةٍ أبداً بكلِّ لسانٍ لأهلِ المعرفةِ بالله (ثلاثًا) عددَ خلقِكَ * ورضى نفسِك * وزِنةَ عرشِك * ومِدادَ كلماتِك.

*((اللهمَّ صلِّ وسلِّم على سيِّدنا محمَّدٍ وعلى آل سيِّدنا محمَّدٍ والأصحاب ، صلاةً وسلامـًا تَرفَعُ بهما


أغلى الجواهر
المنتقى من تراجم حاوي جميع المفاخر
أبي بكر بن سالم تاج الأكابر
تأليف
قسم البحث العلمي
دار الأصول

٢. **الورد اللطيف** : بسم الله الرحمن الرحيم ، اللهم ياعظيم السلطان ، ياقديم الإحسان ، يادائم النعم ، ياكثير الجود، ياواسع العطاء ، ياخفي اللطف ، ياجميل الصنع ، ياحليماً لا يعجل ، صلِ ياربِّ على سيدنا محمد وآله وسلم وارض عن الصحابة أجمعين .

اللهم لكَ الحمدُ شكراً ولكَ المن فضلاً وأنت ربنا حقاً ونحن عبيدكَ رقاً وأنت لم تزل لذلك أهلاً ، اللهم ياميسرَ كلِّ عسير وياجابرَ كلِّ كسير وياصاحبَ كلِّ فريد ويامغني كلِّ فقير ويامقوي كلِّ ضعيف ويامأمن كلِّ مخيف ، يسر علينا كلَّ عسير فتيسير العسير عليك يسير ، اللهم يامن لا يحتاج إلى البيان والتفسير حاجاتنا كثير وأنت عالم بها وخبير ، اللهم إنا نخاف منك ونخاف ممن يخاف منك ونخاف ممن لا يخاف منك ، اللهم بحق من يخاف منكَ نجنا ممن لايخاف منك ، اللهم بحق محمد أحرسنا بعينك التي لا تنام واكنفنا بكنفكَ الذي لا يرام وارحمنا بقدرتك علينا فلا نهلك وأنت ثقتنا ورجاؤنا وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم والحمد لله رب العالمين.

٣. **ثلاث صيغ للصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم :**

١/ **صلاة التاج** : بسم الله الرحمن الرحيم ، إن الله وملائكته يصلون على النبي ، يا أيها الذين أمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ، اللهم صل وسلم وبارك

وكرم بقدر عظمة ذاتك العلية في كل وقت وحين أبدا على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا ومولانا محمد صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم ، ودافع البلاء والوباء والمرض والألم ، جسمُه مطهر معطر منور مَن اسمُهُ مكتوب مرفوع موضوع على اللوح والقلم ، شمسِ الضحى بدرِ الدجى نورِ الهدى مصباحِ الظلم ، أبي القاسم سيدِ الكونين وشفيعِ الثقلين أبي القاسم سيدِنا محمد بن عبدالله سيدِ العرب والعجم ، نبي الحرمين محبوب عند رب المشرقين والمغربين ، يا أيها المشتاقون لنور جماله صلوا عليه وسلموا تسليما.

٢/ **صيغة أخرى** : بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل وسلم على الإنسان الكامل الجامع للمحامد الذي أوتي جوامع الكلم صلى الله عليه وسلم الذي عنت لخصوصيته مشرفة الجباة ، وسجدت له الجبال صلاة ودائمة قائماً بمظهر الألسن وتحركت بالصلاة عليه الشفاة ، وسلم تسليماً عليه وعلى الذين اصطفى من كل أواه ، اللهم اشرح صدورَنا ونور قلوبنَا بنور الفيض من حضرتك القدسية وامنحنا وأمدنا من التوفيق والهداية إلى صراطك المستقيم[١].

٣/ اللهم صل وسلم في كل لحظة أبداً ، على عبدِك المصطفى ونبيك المجتبى وشفيعِك المبتغى وحبيبِك المنتقى ، سيدِ أهل الأرض وسيدِ أهل السماء ،

---

(١) من ((النهر المورود)) .

درودِ تاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بِسْ مِلّ لَا ہِرّ رَحْ مَا نِرّ رَ حِیْ مْ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

اَلْ لَا ہُمّ مَ صَلّ لِ عَ لَا سَیّ یِ دِ نَا. وَ مَوْ لَا نَا

مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ

مُ حَمّ مَ دِنْ صَا حِ بِتّ تَا جِ وَلْ مِعْ رَا جِ

وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ

وَلْ بُ رَا قِ وَلْ عَ لَمْ ط دَا فِ عِلْ بَ لَآءِ

وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط

وَلْ وَ بَآءِ وَلْ قَحْ طِ وَلْ مَ رَضِ وَلْ اَ لَمْ ط

اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ

اِسْ مُ هُوْ مَكْ تُوْ بُمّ مَرْ فُوْ عُمّ مَشْ فُوْ عُمّ

مَّنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَيِّدِ

مَنْ قُوْ شُنْ فِلّ لَوْ حِ وَلْ قَ لَمِ ط سَيْ يِ دِلْ

الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ

عَ رَ بِ وَلْ عَ جَمِ ط جِسْ مُ هُوْ مُ قَدْ دَ سُمّ

مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَ

مُ عَطْ طَ رُمّ مُ طَهْ هَ رُمّ مُ نَوْ وَ رُنْ فِلْ بَيْ تِ وَلْ

الْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى

حَ رَمْ ط شَمْ سِضّ ضُ حَا بَدْ رِدْ دُ جَا

صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ

صَدْ رِلْ عُ لَا نُوْ رِلْ هُ دَا كَهْ فِلْ

الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط

وَ رَا مِصْ بَا حِظْ ظُ لَمْ ط جَ مِیْ لِشْ شِ یَمْ ط

شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط

شَ فِیْ عِلْ اُ مَمْ ط صَا حِ بِلْ جُوْ دِ وَلْ کَ رَمْ ط

وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ

وَلْ لَا هُ عَا صِ مُ هُوْ وَ جِبْ رِیْ لُ خَا دِ مُ هُوْ

وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ

وَلْ بُ رَا قُ مَرْ کَ بُ هُوْ وَلْ مِعْ رَا جُ سَ فَ رُ هُوْ وَ

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ

سِدْ رَ تُلْ مُنْ تَ هَا مَ قَا مُ هُوْ وَ قَا بَ قَوْ سَیْ نِ

مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَ

مَطْ لُوْ بُ هُوْ وَلْ مَطْ لُوْ بُ مَقْ صُوْ دُ هُوْ وَلْ

الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

مَقْ صُوْ دُ مَوْ جُوْ دُ هُوْ سَيْ يِ دِلْ مُرْ سَ لِيْ نَ

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ

خَا تَ مِنْ نَ بِيْ يِيْ نَ شَ فِيْ عِلْ مُذْ نِ بِيْ نَ اَ نِيْ سِلْ

الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ

غَ رِيْ بِيْ نَ رَحْ مَ تِلْ لِلْ عَا لَ مِيْ نَ رَا حَ تِلْ

الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ

عَا شِ قِيْ نَ مُ رَا دِلْ مُشْ تَا قِيْ نَ شَمْ سِلْ

الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ

عَا رِ فِيْ نَ سِ رَا جِسْ سَا لِ كِيْ نَ مِصْ بَا حِلْ

الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ

مُ قَرْ رَ بِيْ نَ مُ حِبْ بِلْ فُ قَ رَآ ءِ وَلْ غُ رَ بَآ ءِ

وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ

وَلْ مَ سَا كِيْ نِ سَيّ يِ دِثّ ثَ قَ لَيْ نِ نَ بِيّ

الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا

يِلْ حَ رَ مَيْ نِ اِمَا مِلْ قِبْ لَ تَيْ نِ وَسِيْ لَ تِ نَا

فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ

فِدّ دَا رَيْ نِ صَا حِ بِ قَا بَ قَوْ سَيْ نِ

مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ

مَحْ بُوْ بِ رَبّ بِلْ مَشْ رِ قَيْ نِ وَ رَبّ بِلْ

الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

مَغْ رِ بَيْ نِ جَدّ دِلْ حَ سَ نِ وَلْ حُ سَيْ نِ

مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي

مَوْ لَا نَا وَ مَوْ لَثّ ثَ قَ لَيْ نِ اَبِلْ

الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ

قَا سِ مِ مُ حَمّ مَ دِ بْ نِ عَبْ دِلّ لَاهِ نُوْ

مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ يٰۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ

رِمّ مِنْ نُوْ رِلّ لَاهْ يَا اَ يّ هَلْ مُشْ تَا قُوْنَ

بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ

بِ نُوْ رِ جَ مَا لِ هِیْ صَلّ لُوْ عَ لَیْ هِ وَ آ لِ هِیْ وَ

اَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اَصْ حَا بِ هِیْ وَ سَلّ لِ مُوْ تَسْ لِیْ مَا ۝

ترجمہ : یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاج والے، معراج والے، براق والے، علم والے پر، بلا، وبا، قحط، مرض دور کرنے والے پر، ان کا نام لکھا ہوا بلند کیا ہوا لوح و قلم میں مشفوع، منقوش ہے۔ عرب و عجم کے سردار ہیں ان کا جسم بیت و حرم میں مقدس معطّر، مطہّر، منور ہے۔ چاشت کے

آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے، چودھویں کے ماہِ منیر، بلندی کے صدر، ہدایت کے نور، مخلوق کو پناہ دینے والے، اندھیروں کے چراغ، اچھی عادات والے، تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے، صاحبِ جود و کرم، اللہ کریم ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم، براق ان کی سواری اور معراج ان کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ مقام، قابَ قوسین (قربِ الٰہی) ان کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود، تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے، غربا سے انس رکھنے والے، تمام جہانوں کے لیے رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب، اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لیے چراغ، مقربین کے لیے شمعِ فروزاں، فقیروں غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنے والے، ثقلین کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں کے امام، دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ، قابَ قوسین والے، دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب، امام حسن اور امام حسین کے نانا، ہمارے آقا اور ثقلین کے والی، ابوالقاسم محمد بن عبداللہ، اللہ تعالیٰ کے نور کے نور، اے اس کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو، اس پر اس کی آل پر اس کے صحابہ پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے۔